



رمضان کی ۳۰ یاد دہانیاں



Life With Allah

الحياة مع الله



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے پاس رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آیا ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیے ہیں، اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ ہر شیطان کو اس میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی رات رکھی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ یقیناً محروم رہ گیا ہے۔

(سنن نسائی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ اس ماہ مبارک میں ہم اپنی توجہ کو مادی سے روحانی کی طرف منتقل کرتے ہیں؛ دنیا سے الگ ہو کر آخرت سے منسلک ہو جاتے ہیں؛ دنیوی شہو سے خود کو منقطع کر لیتے ہیں اور اپنے خالق سے جڑ جاتے ہیں۔ اس دنیا میں، جہاں ہر گھڑی الجھن اور تکلیف میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، رمضان المبارک کا مہینہ اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے لیے لائف لائن ہے۔ روزے کے ذریعے صبر، قیام اللیل کے ذریعے راحت و سکون، توبہ کے ذریعے تزکیہ، دعا کے ذریعے سکون، اور ذکر کے ذریعے قناعت۔

رمضان المبارک قرآن کریم کا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ہم اہل القرآن بننے کا ارادہ کو پیش کرتے ہیں؛ وہ لوگ جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، اسے سیکھتے ہیں، اس پر تدبر کرتے ہیں اور اس کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

رمضان ہمارے لیے اپنے دلوں کو لالچ، حسد، تکبر، نفرت، اور حُبِ دنیا سے پاک کرنے کا بہترین موقع ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں شامل ہونے کا بہترین وقت ہے؛ وہ لوگ جو دوسروں کو بھرپور فائدہ پہنچاتے ہیں، وہ لوگ جو اپنے والدین، ازواج، بچوں، خاندان والوں اور باقی لوگوں سے رحمتی اور احسان کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ رمضان بہترین ایمان بوسٹر ہے۔ یہ تیس دن کا تریقی پروگرام ہے جس میں ہم نئی عادات اپنا سکتے ہیں، بری عادتوں کو چھوڑ سکتے ہیں، اور اپنی زندگیوں کو تبدیل کر سکتے ہیں۔

رمضان اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت، مغفرت اور فضل و کرم کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں معمولی نیکیوں کے بدلے میں بھی خوب اجر عطا فرماتا ہے۔ اس ماہ میں ایک ایسی رات ہوتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اس کتاب میں موجود یاد دہانیاں ان گنتی کے چند انتہائی مبارک ایام کی رحمتوں اور برکتوں سے فائدہ اٹھانے میں مدد دیں گی۔

رمضان مبارک!

رمضان کا ٹائم ٹیبل

1- نماز

- روزانہ کی ۵ نمازیں، سنتوں کے ساتھ۔ پابندی سے باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں اور تکبیر اولیٰ سے پہلے سجدہ پچھنے کا ارادہ کریں۔
- قیام اللیل (تراویح/تہجد)۔
- صلاۃ الضحیٰ۔ اسے طلوع آفتاب کے تقریباً ۱۵ منٹ بعد سے لے کر ظہر سے ۱۵ منٹ پہلے تک پڑھا جاسکتا ہے۔

2- قرآن

- قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کے لیے ہدف طے کریں۔
- تلاوت کے ساتھ ساتھ، قرآن حفظ کرنے، حفظ کو دہرانے، معانی سیکھنے کے لئے اور قرآن میں غور اور تدبر کے لئے وقت مقرر کریں۔

4- دعا

- افطار سے پہلے اور بعد کی دعائیں
- روزے کی حالت میں کی جانے والی دعائیں
- سجدے میں دعا
- رات کے آخری تہائی حصے میں دعا اور استغفار

3- اذکار

- صبح و شام کے اذکار
- نماز کے بعد کے اذکار
- سونے سے پہلے کے اذکار
- دن بھر کے متفرق اذکار

5- دوسروں کی مدد اور خاندانی تعلقات

- دوسرے لوگوں، خاص طور پر بوڑھوں اور اردگرد موجود کمزور افراد کی مدد کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔
- صلہ رحمی اختیار کریں اور جن رشتے داروں سے رابطہ منقطع ہو ان سے تعلقات بحال کرنے کی کوشش کریں۔
- صدقہ دیں۔ روزہ داروں کو روزہ افطار کروانے کی کوشش کریں تاکہ ان شاء اللہ آپ کو بھی ان کے روزے کا ثواب حاصل ہو سکے۔

اپنے ایمان کو مضبوط کریں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک ایمان دل میں اسی طرح پرانا ہوتا ہے جیسے کپڑے پرانے ہوتے ہیں۔
اس لیے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ (طبرانی)

ایمان ایک درخت کی طرح ہے۔ اگر اس کی طرف توجہ نہ دی جائے تو یہ مر جھا کر مر جائے گا۔ ایمان کے اس درخت کو مستقل سیراب کرتے رہنا ضروری ہے فائدہ مند علم سے، اعمال صالحہ سے اور اللہ ﷻ کی یاد سے۔ ماہ رمضان بہترین موقع ہے جس میں ہم اپنے ایمان کو تازہ کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ اس مہینے میں ہم مسلسل ولگاتاریس دن تک بہت سی افضل ترین عبادت کو ایک ساتھ ادا کر رہے ہوتے ہیں؛ جیسے کہ روزہ، نماز، صدقہ، اعتکاف، ذکر وغیرہ۔ اور ایسے ہی ہم گناہوں سے بچنے کی بھی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے کی بھی شعوری کوشش کرتے ہیں۔

آئیے اس رمضان میں ہم اپنا مقصد بنائیں کہ ہمارا کیا جانے والا ہر عمل ہمارے ایمان میں اضافہ کا سبب بنے۔ ہمارا مقصد صرف یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر لیں، بلکہ تعداد کے بجائے ہماری اصل توجہ معیار پر ہونی چاہیے۔ جس کے لیے ضروری ہے کہ ہم عبادت کی حقیقت کو صحیح طور پر سمجھیں۔

اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ ، وَاجْعَلْنَا هَذَا أَكْمَهْتَدِينَ

اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر اور ہمیں راہنما اور ہدایت یافتہ بنا۔

(نسائی)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے روزہ رکھیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھ کر، اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ (بخاری)

ہم اس لئے روزہ نہ رکھیں کہ یہ ہماری عادت ہے یا اس وجہ سے کہ ہمارے گھر والے روزہ رکھتے ہیں یا یہ کہ یہ تو بس ہمارا کلچر ہے بلکہ ہم دل کی گہرائی اور پورے ایمان سے روزہ رکھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ محض جسمانی عمل نہیں ہو سکتا بلکہ روزے کا دل سے ایک گہرا تعلق ہے۔ روزہ محض عادت کی بنیاد پر نہیں رکھا جاسکتا اور نہ ہی آپ صرف اس لیے روزہ رکھ سکتے ہیں کیونکہ آپ کے گھر والے بھی روزہ رکھتے ہیں اور ہمارے کلچر میں اس کو ایک اچھا عمل سمجھا جاتا ہے۔ روزہ رکھنے کے لیے ایمان کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جب کا مطلب یہ ہے کہ روزہ صرف جسمانی عمل نہیں ہے بلکہ روزے کا آپ کے دل کی حالت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ ایمان کے ساتھ روزہ رکھنے سے مراد ہے یہ پختہ یقین رکھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: اللہ تعالیٰ نے اسے فرض کیا ہے اور وہ آپ کو اس کا اجر دے گا۔ احتساب کے ساتھ روزہ رکھنے سے مراد ہے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھنا، اور صرف اُسی کی ذات سے اجر کی امید رکھنا۔ ایسا کرنے والا شخص خوشی محسوس کرتا ہے کہ اللہ نے اسے روزہ رکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ روزہ رکھیں تاکہ آپ اللہ کے حقیقی عبد بن سکیں، نہ کہ اپنی نفسانی خواہشات کے غلام۔ روزہ رکھیں تاکہ آپ خود کو شیطان اور شہوت سے بچا سکیں۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے روزہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ، مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔ (طبرانی)

ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں؟

تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔

(قرآن شریف 2:183)

روزے کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ تقویٰ سے مراد ہے اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچانا، اس کے اوامر کو بجالا کر اور اس کے منکرات سے رک کر۔ جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو عارضی طور پر اپنے اوپر وہ چیزیں حرام کر لیتے ہیں جو عام طور پر حلال ہوتی ہیں (کھانا پینا وغیرہ)۔ روزہ رکھنا ہمیں اپنے نفس (باطن) اور خواہشات کو نہیں کہنا سکھاتا ہے۔ اس سے ہمیں تقویٰ کے حصول میں مدد ملتی ہے، جسکی وجہ سے سال بھر ہمارے لیے حرام کاموں سے خود کو بچانا آسان ہو جاتا ہے۔ لہذا، روزہ ہمارے لیے تربیت کا ایک ذریعہ ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر سکیں۔

جب ہم روزانہ ایک ہی وقت پر کھانے پینے کے عادی ہو جاتے ہیں، تو پھر ہر روز اسی وقت (بلکہ کبھی اس سے بھی پہلے) ہمارا جسم کھانے پینے کے لیے ترسنا شروع کر دیتا ہے۔ روزے کے ذریعے ہم اپنے نفس پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کو ان چیزوں سے چھڑاتے ہیں جن کا وہ عادی بن گیا ہے۔ اپنے نفس کو ہم پر قابو پانے کی بجائے، ہم ہمارے نفس کو قابو میں رکھتے ہیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتَّقْوَىٰ وَالتَّعَافَىٰ وَالتَّوَكُّلَ

اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم)

روزے کی حکمت

روزہ رکھنا ہمارے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے:

تقویٰ کے حصول میں

اپنے نفس پر قابو پانے میں

اللہ تعالیٰ پر ایمان میں اضافے کے لیے

اللہ تعالیٰ کی بندگی میں اضافے کے لیے

صبر و ضبط میں اضافے کے لیے

اخلاص پیدا کرنے کے لیے

اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں اضافے کے لیے

زہد (دنیا سے لاتعلقی) میں اضافے کے لیے

غریبوں کے لیے ہمدردی میں اضافے کے لیے

ہمارے دلوں کو پاک کرنے میں

ہمارے جسم سے زہریلے مادے کو نکالنے کے لیے

اپنی کمزوریوں پر غور و فکر کرنے کے لیے

اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور رکھنے کے لیے

اللہ کی عظمت پر غور کرنے میں

اپنے اخلاق کو خوبصورت بنانے میں

شیطان کے حملوں کا مقابلہ کرنے میں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

اے میرے رب مجھے بخش دے اور رحم کر، تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(قرآن شریف 118:23)

روزے کا پوشیدہ راز

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روزے کا جو ہر اصل اور راز، شیطان کی قوتوں کو کمزور کرنا ہے، اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ اپنے اپنے کھانے کی مقدار کو کم کر دیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"... روزہ کسی انسان کو شیطان پر قابو پانے میں اور اسکے نفس کی خواہشات کو توڑنے میں کیسے مدد دے گا جب کہ وہ انسان پورا دن بھوکا رہنے کی ساری کھرا افطار کے وقت پوری کر لیتا ہے؟ اور ضرورت سے بڑھ کر کئی اقسام کے کھانوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ ایک رواج بن چکا ہے کہ رمضان المبارک کے لیے ہر قسم کے کھانوں اور اشیاء خورد و نوش کا ذخیرہ کر لیا جاتا ہے تاکہ اس مہینے کے دوران دوسرے مہینوں کے مقابلے میں زیادہ کھانا کھایا جاسکے۔ سب جانتے ہیں کہ روزے کا مقصد بھوک کا تجربہ کرنا اور خواہش نفس کو توڑنا ہے، تاکہ تقویٰ حاصل کرنے کے لیے روح طاقتور ہو سکے۔"

زیادہ کھانا آپ کے لیے رات کی نماز میں دشواری کا سبب بن سکتا ہے، اسکے علاوہ یہ عادت آپ کے اور اللہ کے ذکر کے درمیان رکاوٹ حاصل کرنے کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ خالی پیٹ دل کو نرم اور روشن کرتا ہے، جس سے انسان کے لیے حاضر قلبی کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(قرآن شریف 7:23)

نماز

اللہ کی وحدانیت (توحید) کا اقرار کرنے کے فریضہ کے بعد، نماز سے اہم کوئی حکم اسلام میں نہیں ہے۔ یہ وہ پہلی چیز ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن ہمیں جوابدہ ہونا ہو گا؛ اگر ہماری نماز اچھی ہے تو ہم بچ جائیں گے اور کامیاب ہو جائیں گے؛ لیکن اگر نماز اچھی نہیں ہے تو ہم برباد ہو جائیں گے اور خسارہ اٹھانے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔ نماز ہر صورت میں ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے، رمضان کے مہینے میں بھی اور اس مہینے کے علاوہ بھی۔

نماز کے بغیر ہم اپنی زندگی کا مقصد پورا نہیں کر سکتے، نماز میں ہم، اپنے رب کے سامنے مکمل عاجزی و بندگی کا ظہار کرتے ہوئے، دنیا سے رخ موڑ لیتے ہیں تاکہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکیں۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو یاد کرنے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس رب کریم کی محبت حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ نماز ہمارے اور کافروں کے درمیان فرق پیدا کرتی ہے۔ جب بھی ہم فکر اور اداسی میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں، تو نماز ہماری زندگی میں اطمینان اور سکون لانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ نماز ہمارے لیے آسجین ہے جس کے بغیر زندہ نہیں رہا جاسکتا۔ اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے، تو اگرچہ ہم جسمانی طور پر تو زندہ تصور کیے جائیں گے، لیکن روحانی طور پر ہم 'مردہ' ہو جائیں گے۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز کے قائم کرنے والے بنا، اور اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔

(قرآن شریف: 14:40)

قرآن کا مہینہ

اس منظر کا تصور کریں۔ یہ سال کا بہترین مہینہ ہے: رمضان۔ ہر رات ایک عظیم ترین ملاقات ہوتی ہے۔ اشرف الملائکہ جبریل علیہ السلام ملنے آ رہے ہیں اشرف المخلوقات رسول اللہ ﷺ سے، دورہ قرآن کریم افضل الکلام کرنے کے لئے، جو رب عظیم کا کلام ہے۔ کہا گیا ہے اگرچہ روزہ رکھنے کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے، لیکن رمضان المبارک کا مقصد قرآن سے جڑنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ انسانوں کے لیے ہدایت ہے، اور ہدایت اور فرقان کی روشن دلیلیں ہیں۔ (حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی) (۲:۱۸۵)

قرآن اللہ تعالیٰ کا انسانوں کو عطا فرمایا گیا عظیم ترین تحفہ ہے۔ یہ ابد تک کے لئے ہدایت اور حکمت کی کتاب ہے۔۔۔ یہ ہر طرح کی روحانی و جسمانی بیماری کے لیے علاج ہے۔ یہ ایک نور ہے جو باطل کی تاریکی میں حق کا راستہ منور کرتا ہے۔ آئیے اس مہینے میں ہم اللہ کی کتاب سے اپنا تعلق جوڑیں، اسکی تلاوت کریں، اسکی تعلیم حاصل کریں، اس پر غور و تدبر کریں اور اسکی تعلیمات و احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَوْنِي

اے اللہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا، میرے سینے کا نور بنا، میرے غموں کو نکالنے والا بنا اور

میری پریشانی کو دور کرنے والا بنا۔

(احمد)

رات کی نماز

رات کی نماز (قیام/تراویح/تہجد) ہمارے پچھلے تمام چھوٹے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص رمضان کے مہینے میں رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو، ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے، اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (بخاری)

اکثر ہمارے لیے تمام رات قیام کرنا دشوار ہوتا ہے، اور ہمیں اس بات پر بہت افسوس ہوتا ہے کہ ہم سلف صالحین کی طرح کئی کئی گھنٹے نماز میں کھڑے نہیں رہ پاتے۔ البتہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: "جو شخص امام کے ساتھ رات کی نماز پڑھے گا یہاں تک کہ وہ ختم کر دے گا، اللہ تعالیٰ (پوری) رات قیام (کا ثواب) لکھ لے گا" (نسائی)

رات کی نماز روح پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں: درحقیقت رات کی عبادت زیادہ اثر رکھتی ہے۔ (نفس پر) اور زیادہ سیدھی بات کہلانے والی ہے (۶:۶۷)۔

رات کی خاموشی میں دنیاوی شور کم ہو جاتا ہے اور توجہ بھڑکانے کے اسباب بھی ختم ہو جاتے ہیں، تو انسان قرآن پر مکمل توجہ مرکوز کر سکتا ہے، اور اس وقت تدبر القرآن کے لیے زبان و دل پوری طرح ہم آنگ ہو سکتے ہیں۔

يَا هُكَّالِبِ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

اے دلوں کو بدلنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(ترمذی)

قلبِ حاضر کے ساتھ ذکر کرنا

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ روزہ رکھنے والوں میں سے بہترین کون ہے؟ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: وہ لوگ جو اللہ کو سب سے زیادہ یاد کرتے ہیں" (احمد)

ذکر اللہ (اللہ کو یاد کرنا) مومن کے بہترین اعمال میں سے ایک ہے۔ یہ مومن کے دل کو زندہ کرتا ہے، اور اسے راحت و سکون سے بھر دیتا ہے۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو جاننے کا، اللہ سے محبت کرنے کا اور اللہ کا محبوب بننے کا راستہ ہے۔

ذکر کا پوشیدہ راز یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ اور صفاتِ کاملہ پر غور کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اسکی مخلوقات پر غور و فکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی جائے۔

مثلاً کسی خوبصورت نظارے کو دیکھ کر دل سے کہیں: **سُبْحَانَ اللَّهِ** (اللہ کی ذات کتنی پاک ہے!) اپنے جسم کی ایک ایک نعمت کے بارے میں سوچ کر کہیں: **الْحَمْدُ لِلَّهِ** (تمام تعریفیں اور شکر اللہ ہی کے لیے ہے)۔ رمضان المبارک میں ہمیں اپنے دنوں کو مسنونہ اذکار اور دعاؤں سے پُر رکھنا چاہیے، خاص طور پر صبح و شام کے اذکار، سونے سے پہلے کے اذکار اور نماز کے بعد کے اذکار۔ مخصوص اوقات سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے اذکار کو پابندی سے پڑھنا ایک آسان عمل ہے جس کے لیے بہت زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا لیکن یہ عمل ہماری زندگیوں کو بدل سکتا ہے۔

اللَّهُمَّ اَعِيْزِيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحَسِّنْ عِبَادَتَكَ

اے خدا، تیری یاد کرنے میں اور تیرا شکر کرنے میں اور آپ کی خوب اچھی طرح عبادت کرنے میں

تو میری مدد فرما۔

(ابوداؤد)

دل کی گہرائی سے دعا کرنا

جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں قریب ہی ہوں۔ میں جواب دیتا ہوں۔ پکارنے والے کی پکار کا جب وہ مجھے پکارتا ہے۔
(قرآن شریف 2:186)

دعا عبادت کا مغز ہے۔ ہمارے خالق، اللہ تعالیٰ کے ساتھ دعا ایک سرگوشی ہے۔ انسان ہمارے مسلسل مدد مانگنے اور فریاد کرنے سے تھک جاتے ہیں۔ لیکن اللہ، ہمارا رب کریم، کبھی بھی ہمیں عطا فرمانا بند نہیں کرتا بلکہ جب ہم اس سے اپنی ضرورت کے لیے سوال نہیں کرتے ہیں تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ دعا مانگنے کا راز یہ ہے کہ بندہ انتہائی بے قراری و عاجزی کے ساتھ، خود کو مکمل محتاج سمجھتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجت مندی کا اظہار کرے؛ کہ اسے اللہ کی کتنی شدید ضرورت ہے۔ رمضان المبارک دعا کا خاص وقت ہے۔ دعا کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ کسی بھی وقت اور کسی بھی زبان میں کی جاسکتی ہے۔ البتہ رمضان میں، کچھ خاص لمحات ایسے ہیں کہ جب ہمیں بالخصوص دعا مانگنے کی کوشش کرنی چاہیے: (۱) روزے کی حالت میں (۲) افطار کے وقت (۳) رات کے آخری تہائی حصہ میں، سجدے میں اور (۴) اذان اور اقامت کے درمیان۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ قبولیت دعا کے اوقات ہیں۔

هَاتِبِ اِنِّي لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

اے میرے رب! میں ہر اس بھلائی کا محتاج ہوں جو تو میری طرف اتارے۔

(قرآن شریف 28:24)

افطار کی خوشیاں

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

روزہ دار کے لیے خوشی کے دو لمحات ہوں گے: ایک جب وہ اپنا روزہ کھولتا ہے اور دوسرا اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ (مسلم)

افطار کے وقت، ہم خوشی اور شکر گزاری کے جذبات محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں ایک عظیم عبادت کا فرض ادا کرنے کے لیے توفیق، موقع اور طاقت عطا فرمائی گئی۔ ہمیں خوشی اور قدر دانی ہوتی ہے کہ میں اتنی عظیم ترین عبادت (روزہ) کو ادا کرنے کی طاقت اور توفیق ملی ہے۔ ہم خوشی محسوس کرتے ہیں کہ اب ہمارے لئے کھانا پینا پھر سے حلال ہو گیا ہے۔

اور نبی ﷺ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اگرچہ افطار کرنا ہمارے لیے خوشی کا باعث بنتا ہے، لیکن ایک اور بڑی خوشی ہمارے لیے آخرت میں منتظر ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت ہے کہ روزہ افطار جلدی کیا جائے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرح کھجور سے روزہ کھولنا چاہیے۔ ہمیں غذائیت سے بھرپور اور حلال غذا کھانی چاہیے؛ جو حلال کمائی سے حاصل کیا گیا ہو، طبیب اور پاکیزہ ہو۔ ہمیں افطار کے وقت زیادہ کھانے سے بچنا چاہیے۔

روزہ کھولنے کی دعا

ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ العُرْوُقُ، وَوَقَّبتِ الأَجْرُ إِن شَاءَ اللّهُ

پیارا ختم ہوگئی، رگیں تر ہو گئیں، اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔

(ابوداؤد)

سحری: ایک بابرکت کھانا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

سحری کھاؤ، بے شک اس میں برکت ہے۔ (بخاری)

سحری ہمیں اللہ کی عبادت کرنے کی طاقت دیتی ہے۔ سحری کھانے سے ہم، بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی، بد مزاجی اور بد اخلاقی سے محفوظ رہتے ہیں۔ سحری کے لیے جاگنا ایک بہترین طریقہ ہے جس کے باعث ہم رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ کے لیے قیام میں کھڑے ہو سکتے ہیں اور اس رب کریم سے دعا مانگ سکتے ہیں۔ سحری کے لیے جاگنے پر پانچ کام کریں:

1 جیسے ہی اٹھیں، یہ ذکر پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحُكْمُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَلْحَمْدُ لِلَّهِ،

وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

جو شخص رات کو اٹھ کر [اوپر کا ذکر] کہے اور پھر کہے: یا اللہ مجھے معاف کر دے یا دعا مانگے، تو وہ قبول ہو گی۔ اگر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے، تو اس کی نماز قبول ہوگی۔

2 تہجد کی نماز پڑھیں، چاہے صرف 2 رکعت ہی ہو۔

3 اللہ سے معافی مانگیں، نماز کے اندر اور باہر۔

4 دعا کریں، خاص طور پر سجدے میں۔

5 سحری کریں، چاہے صرف ایک گھونٹ پانی ہی ہو۔ کم از کم ایک کھجور ضرور کھائیں۔

اپنے روزے کی حفاظت کریں

روزہ رکھنا ہمارے لیے گناہوں سے بچنے اور گناہوں کو چھوڑنے کے لیے ایک تربیتی پروگرام ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "بہت سے لوگ ایسے ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، لیکن انہیں اپنے روزے سے بھوک کے سوا کچھ نہیں ملتا، اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو رات کی نماز پڑھتے ہیں، لیکن انہیں اپنی نماز سے بے خوابی کے سوا کچھ نہیں ملتا" (ابن ماجہ)

یہ حدیث روزے کی ایک حکمت کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ صرف کھانے، پینے اور ازدواجی تعلقات سے پرہیز کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ہر عمل کو کرتے ہوئے اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اس حدیث میں دی گئی تشبیہ سے بچنے کے لیے، ہمیں رمضان المبارک میں اپنی زبانوں کو خاص طور پر قابو میں رکھنا چاہیے اور زبان سے نکلنے والے الفاظ کا خصوصی دھیان رکھنا چاہیے، اس میں غیبت، بہتان، جھوٹ، فحش کلام اور دوسروں کو تکلیف دینے والی باتیں کرنا شامل ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹے عمل کرنا نہیں چھوڑتا، اللہ کو اس کے کھانے پینے چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں" (بخاری)۔ اسی طرح، آپ ﷺ نے فرمایا: "روزہ جہنم سے بچانے والی ڈھال ہے، جب تک کہ اسے نقصان نہ پہنچایا جائے۔" ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: "جھوٹ یا غیبت کرنے سے (اسے نقصان نہ پہنچایا جائے)"۔ (سنن)

اللَّهُمَّ فَأَلِّمْنَا عَبْدًا مِّنْ مَّا جَعَلْتَ ذَلِكَ لِقُرْبَةٍ إِلَيْكَ يَا قَيُّمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ، میرے طرف سے جس کسی مومن بندے کو میں نے برا بھلا کہا ہو، اسے قیامت کے دن تیری

قربت کا ذریعہ بنا دے۔

(مسلم)

اچھے اخلاق

رمضان المبارک ہمارے لیے اپنے اخلاق کو بہتر بنانے، صبر و برداشت پیدا کرنے اور غصہ آنے پر رد عمل دینے سے پرہیز کرنے کا بہترین وقت ہے۔ رمضان اپنے غصہ پر قابو پانے کا وقت ہے، خاص طور پر جب ہم بھوک کی وجہ سے چڑچڑاپن محسوس کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ہمیں روزے کے دوران استعمال کیا جانے والا ایک طاقتور طریقہ سکھایا: "جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں اٹھے، تو وہ نجس زبان استعمال نہ کرے اور نہ ہی جاہلانہ کام کرے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے، تو اسے کہنا چاہیے: میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں" (مسلم)

روزے کا مقصد تقویٰ (پرہیز گاری) حاصل کرنا ہے۔ کبھی کبھی ہم تقویٰ کو صرف اپنے اور اللہ کے درمیان کا معاملہ سمجھتے ہیں۔ لیکن روزہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کے حقوق کو بہت سنجیدگی سے لیتا ہے۔ اگر ہم اپنے دینی بھائیوں کے حقوق اور عزت کو پامال کرتے ہیں، تو ہمارا روزہ ناقص ہو جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس روزے کو قبول نہ فرمائے۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِحَسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا
يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ، مجھے بہترین اخلاق کی طرف ہدایت دے، کیونکہ بہترین اخلاق کی طرف صرف تو ہی ہدایت دے سکتا ہے؛ اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر، کیونکہ برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔

(مسلم)

اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں

رمضان میں ہمارا ایک اہم مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم خود کو حرام چیزیں دیکھنے سے رکنے کی تربیت دیں۔ یہ چیز اس دور میں ہمارے لیے خاص طور پر اہم ہے، کیونکہ آج حرام تصاویر تک رسائی بہت آسان ہو گئی ہے۔ آنکھ ہمارے دل کا دروازہ ہے۔ جو کچھ ہم دیکھتے ہیں وہ ہمارے جذبات، خواہشات اور خیالات کو متاثر کرتا ہے۔ حرام چیزوں کو دیکھنے سے شیطان کو ہمارے دلوں تک کھلی رسائی مل جاتی ہے۔

روزہ اور نظر کی حفاظت کرنے کے درمیان ایک مضبوط تعلق ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "... اور جو شخص شادی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو اسے روزہ رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ خواہشات کو روکتا ہے۔" (بخاری)

صحیح طریقے سے روزہ رکھنا (زیادہ کھانے سے پرہیز کرنا: آنکھوں، زبان وغیرہ کو کنٹرول کرنا) انسان میں خود پر قابو پانے کی بہت بڑی صلاحیت پیدا کرتا ہے، اور اگلی بار جب کبھی وہ حرام کو دیکھنے کی طرف مائل ہو تو وہ خود کو روک سکتا ہے۔

حرام چیزوں کو دیکھنا ایک زہر ہے جو ہمیں ایمان کی مٹھاس بچکھنے اور اللہ کی عبادت کرنے سے روکتا ہے۔ ہمیں اپنی نظروں کی حفاظت کرنی چاہیے ہر اس چیز سے جو شہوت کو بھڑکانے، اور ساتھ ہی ہمیں دنیا کی چمک دمک کو دیکھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ یہ عمل ہمیں اللہ تعالیٰ سے اور اسکی یاد سے غافل کر دیتا ہے۔

اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، وَأَجْزِنَا مِنْ حَزْبِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ
اے اللہ، ہمارے تمام معاملات میں بہترین انجام عطا فرما، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے
عذاب سے بچا۔ (احمد)

سوشل میڈیا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے بہت سے لوگ محروم رہتے ہیں: صحت اور فراغت۔“ (بخاری)

آج، اللہ کی طرف ہمارے سفر میں پیش آنے والی سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک سوشل میڈیا اور انٹرنیٹسٹ انڈسٹری ہے۔ سوشل میڈیا کے کئی نقصانات ہیں: حرام چیزوں کو دیکھنا، غیبت کرنا، بہتان لگانا، جھوٹ پھیلانا، بے مقصد بحث کرنا، دکھاوا کرنا، غرور، حسد اور اپنے گناہوں کا کھلے عام اظہار کرنا۔

اس رمضان، سوشل میڈیا کے اپنی زندگی پر ہونے والے اثرات کا جائزہ لیں۔ یہ آپ کے خاندانی تعلقات کو کیسے متاثر کرتا ہے؟ یہ آپ کی نماز اور دیگر عبادات کو کیسے متاثر کرتا ہے؟ یہ آپ کے اخلاق اور دل کو کیسے متاثر کرتا ہے؟ یہ آپ کے نقطہ نظر کو کیسے اثر انداز اور برین واش کرتا ہے؟

سوشل میڈیا ہمارے وقت کا سب سے بڑا چور ہے۔ ہماری زندگی کا ہر لمحہ بہت قیمتی ہے اور ہمیں اپنے وقت کا ہوشمندانہ، مفید اور کارآمد استعمال کرنا چاہیے، خاص طور پر ماہ رمضان میں۔ لہذا، مکمل رمضان سوشل میڈیا سے وقفہ لیں۔ یا پھر اسکے استعمال کو کم سے کم کر دیں تاہم "وقت" مقرر کریں جس میں آپ کو اسے استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ التَّعِزَّةَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ وَالْأَمْنَ يَوْمَ الْحَوِّفِ

اے اللہ، میں تجھ سے سخت ضرورت کے دن نعت اور خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں
(یعنی قیامت کے دن)

(احمد)

آہستہ آہستہ تلاوت کریں

”قرآن کو آہستہ اور واضح طور پر پڑھیں۔“ (قرآن شریف 4:73)

“

ہمیں قرآن کی تلاوت تجوید اور ترتیل کے ساتھ کرنی چاہیے۔ ترتیل کا مطلب ہے آہستہ اور سکون سے تلاوت کرنا، ہر لفظ کو واضح کرنا، اور حد و دسے تجاوز نہ کرنا۔ اس طرح تلاوت کرنا یقینی بناتا ہے کہ زبان، دل اور باقی جسم ایک دوسرے کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ ہوں۔

کبھی کبھی ہم بہت تیز رفتار کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں، صرف اس لیے تاکہ کوئی سورت یا جُز مکمل کر سکیں۔ ایسے ہی ہم تراویح میں 'سپر ہائی سپیڈ' کا مشاہدہ کر سکتے ہیں، حالانکہ یہ عمل سنت کے خلاف ہے۔ اور قرآن کے مقاصد کو حاصل کرنے میں ہماری مدد نہیں کرتا۔

قرآن کے پیغام کو جذب کرنے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے کلام پر غور کرنے کے لیے آہستہ رفتار کے ساتھ تلاوت کرنا بہت اہم ہے۔ تلاوت کے دوران، کچھ آیات کو دہرانے سے ہمیں قرآن کے ذریعے اپنے ایمان کو مضبوط کرنے میں بھی بہت مدد ملتی ہے۔

”آدم کے بیٹے، تمہارا دل کیسے نرم ہو گا جب تمہاری واحد فکر سورہ خیم کرنا ہے؟“۔ الحسن البصری

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي

اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کشادہ کر دے اور میرے کام

کو میرے لیے آسان کر دے۔

(قرآن شریف 26-25-20)

دل سے تلاوت کرنا

خوش الحالی سے تلاوت کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ قرآن کی تلاوت سُننے میں اچھی لگے، بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ اس تلاوت سے دل متاثر ہو۔ اس سے ہمارے دل میں اللہ کا خوف بڑھنا چاہیے اور اسے ہمارے لیے سکون کا باعث بننا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے بہتر آواز کے ساتھ قرآن پڑھنے والے وہ ہیں کہ جب تم انہیں پڑھتے ہوئے سنو تو تمہیں لگے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں" (ابن ماجہ)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: "قرآن پڑھتے وقت اور جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو رونا مستحب ہے۔ اس کیفیت کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سخت وعیدوں، تنبیہات اور وعدوں پر غور کرتے ہوئے، دل میں اداسی پیدا کی جائے اور پھر ان سب کے بارے میں اپنی کوتاہیوں پر غور و فکر کیا جائے۔"

"میں نے اپنے نفس سے کہا: اے نفس، قرآن کو اس طرح پڑھو جیسے تم نے اسے خود اللہ سے سنا ہو جب اس نے یہ کلام ارشاد فرمایا تھا۔" اور پھر مجھے تلاوت کی مٹھاس محسوس ہوئی۔"

سلیمان بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ .

اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، سب کو سنبھالنے والا؛ میں تیری رحمت کے ذریعے مدد مانگتا ہوں۔ میرے تمام معاملات درست کر دے اور مجھے ایک پلک جھپکنے کے لیے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ (نسائی)

قرآن پر غور کریں

قرآن پڑھنا یا اسے حفظ کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ اگرچہ یہ دونوں بہت اہم ہیں، لیکن ان کے ساتھ قرآن پہ غور و فکر کرنا اور اپنی زندگی قرآن کے مطابق گزارنے کا عزم بھی ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟" (۴:۲۴)

قرآن کی تلاوت ہمارے ایمان میں اضافہ کا سبب بنتی چاہیے اور اس کے ذریعے ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف بڑھ جانا چاہیے۔ یہ صرف تب ہی ہو گا جب ہم غور سے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن کی تلاوت کریں گے۔

تلاوت اور حفظ کریں

- آہستہ اور خوبصورت انداز میں تلاوت کریں۔
- نئی سورت یاد کریں یا پہلے یاد کی ہوئی سورتوں کو دہرائیں۔

آیات اور سورتوں کو سمجھیں

- قرآن کا ترجمہ پڑھیں۔
- معتبر تفسیر پڑھیں یا سنیں۔
- غور کریں کہ اللہ آپ سے کیا کہہ رہے ہیں۔

نماز میں پڑھیں

- رات کی نماز (تہجد) میں آہستہ آہستہ اور خوبصورتی سے تلاوت کریں۔
- آیات کو دہرائیں اور ان پر تدبر کریں تاکہ دل میں اتر جائیں اور ایمان بڑھے۔

آخری دس دن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

”جب رمضان کے آخری دس دن آتے تو نبی کریم ﷺ اپنے ازار کو باندھ لیتے (اپنی بیویوں سے دور رہتے/مخنت کرتے)، رات کو عبادت میں گزارتے، اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔“

(بخاری)

رمضان کی آخری دس راتوں کے لیے دس نصیحتیں:

- 1 سوشل میڈیا بند کریں اور انٹرنیٹ پر وقت ضائع نہ کریں
- 2 عید کی تیاریوں میں وقت ضائع نہ کریں
- 3 روزانہ صدقہ دیں
- 4 اللہ کی عبادت کے لیے خود کو تھکائیں اور زیادہ سے زیادہ عبادت کریں
- 5 اعتکاف کریں
- 6 کم از کم عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں
- 7 رات میں قیام کریں
- 8 مسلسل اللہ سے مغفرت اور جہنم سے نجات کی دعا مانگیں
- 9 لیئنا القدر کی ہر ممکن رات میں محنت کریں اور مسنون دعا پڑھیں
- 10 اس عظیم رات کے لیے غسل کریں، خوشبو لگائیں اور زینت اختیار کریں

لیلیۃ القدر: سال کی بہترین رات

اللہ کا فرمان ہے، "لیلیۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے" (97:3)۔ اس ایک رات میں اللہ کی عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس رات قرآن نازل ہوا۔ اس رات، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو اگلے سال کے احکامات بتاتا ہے۔ اس رات زمین بھلائی اور برکتوں سے بھر جاتی ہے، کیونکہ بے شمار فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لیلیۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں کی طاق راتوں میں تلاش کرو" (بخاری)۔

لیلیۃ القدر میں کرنے والے پانچ کام

رات غروب آفتاب سے شروع ہوتی ہے۔ مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت ضائع نہ کریں۔

۱. جتنا ہو سکے قیام (رات کی نماز) پڑھیں۔ یہ اس رات کا بہترین عمل ہے۔

۲. قرآن پڑھیں اور ذکر کریں۔

۳. کثرت سے دعا کریں، خاص طور پر سجدے میں۔

۴. سچی توبہ کریں اور رات کو استغفار کے ساتھ ختم کریں۔

۵. یہ خاص دعا کثرت سے پڑھیں

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ مُّحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ، تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے، تو مجھے

معاف فرما۔

(ترمذی)

نماز میں خشوع

ہمارے رمضان کے اہم مقاصد میں سے ایک یہ ہونا چاہیے کہ ہم پانچ فرض نمازیں اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق ادا کریں۔ اس میں تمام سنت نمازیں بھی شامل ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ تمام نمازوں کو پوری توجہ، سکون اور عاجزی (خشوع) کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں۔

خشوع حاصل کرنے کے لیے:

توجہ ہٹانے والی چیزوں کو دور کریں

نماز ادا کرنے سے پہلے کھانا کھالیں اور بیت الخلاء استعمال کر لیں۔ نماز پڑھنے کے لیے ایک پرسکون جگہ کا انتخاب کریں اور اپنا فون دور رکھیں تاکہ آپ ایک پرسکون ماحول اور کیفیت میں داخل ہو سکیں۔

جو کچھ آپ زبان سے ادا کر رہے ہیں اسے سمجھیں

نماز میں جو کچھ آپ پڑھ رہے ہیں اس کا ترجمہ سیکھیں۔ اس سے آپ کو اس پر غور کرنے میں مدد ملے گی۔

موت اور آخرت کو یاد رکھیں

نماز کے دوران اور اس کے باہر موت اور آخرت کو یاد رکھیں۔ تصور کریں کہ آپ اپنی آخری نماز پڑھ رہے ہیں۔

اپنے دل کو مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ کریں

اپنے دل کو اللہ کی محبت، خوف اور امید سے بھریں۔ ایسے نماز پڑھیں جیسے آپ سے دیکھ رہے ہوں۔ اگر آپ یہ تصور نہیں کر سکتے، تو یاد رکھیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ یہ عمل نماز کی کنجی ہے۔

صدقہ

رمضان میں روزہ رکھنا ہمیں اپنے بھوکے اور ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی یاد دلاتا ہے۔ یہ ہمارے دل میں اس کے لیے ہمدردی کو بڑھاتا ہے، ہمارے تکبر کو ختم کرتا ہے اور انہیں صدقہ دینے کے لئے ہمارا شوق بڑھاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے؛ اور وہ رمضان کے مہینے میں سب سے زیادہ سخی ہو کر تھے جب جبرائیل علیہ السلام ان سے ملتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں ان سے قرآن کا دور کرتے تھے۔ جب جبرائیل علیہ السلام ان سے ملتے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہواؤں (جو بارش اور خوشحالی لاتی ہیں) سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے“ (بخاری)۔

رمضان میں صدقہ کا ایک بہترین عمل روزہ دار کو افطاری کروانا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے، اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی ہو“ (ترمذی)۔

اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ
، وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ ،

اے اللہ، میں تجھ سے موت کے بعد آرام والی زندگی مانگتا ہوں؛ تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت
مانگتا ہوں؛ اور تیری ملاقات کی خواہش مانگتا ہوں۔

(نسائی)

صدقہ کے آداب

- 1 خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے دیں۔
- 2 دل سے اور رضامندی کے ساتھ دیں۔
- 3 اپنے سب سے زیادہ پسندیدہ مال میں سے دیں۔
- 4 خفیہ طور پر دیں (جب تک کہ کھلے عام دینے میں کوئی زیادہ فائدہ نہ ہو)۔
- 5 پہلے اپنے غریب رشتہ داروں کو دیں۔
- 6 پاکیزہ مال میں سے دیں۔
- 7 احسان سے دیں۔ شکر یہ کی امید نہ کریں اور نہ ہی انہیں ان کی غربت پر شرمندہ کریں۔
- 8 جو کچھ آپ نے دیا ہے اس پر غرور نہ کریں۔
- 9 خوف فقر کے وقت بھی دیں اور خوشحالی کے وقت بھی۔
- 10 اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے صدقے کو قبول فرمائے، اور اس بات سے ڈریں کہ کہیں آپ کا دیا ہوا صدقہ قبول نہ کیا جائے۔

اخلاص

روزہ ہمیں اخلاص سکھاتا ہے۔ اخلاص کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہر عمل کرنا۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

”ابن آدم کا ہر نیک عمل کئی گنا زیادہ اجر پاتا ہے: ایک نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’سوائے روزے کے۔ یہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا اجر دوں گا، کیونکہ بندہ اپنی خواہشات اور کھانے کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔‘ (مسلم)

“

روزہ کوئی ایسا عمل نہیں جو آپ ظاہری طور پر کر رہے ہوں، بلکہ اس میں آپ بہت سے ظاہری کاموں کو نہیں کر رہے ہوتے (یعنی کھانے، پینے اور ازدواجی تعلقات سے رک جاتے ہیں)۔ کوئی دوسرا شخص سو فیصد یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ کا روزہ برقرار ہے، یا پھر آپ نے خفیہ طور پر روزہ توڑ دیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو مکمل طور پر صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ چونکہ روزہ ہمیں اپنے اندر اخلاص پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے، لہذا یہ صفت ہماری زندگی کے دیگر پہلوؤں میں بھی نظر آنی چاہیے۔ رمضان کے ان چند باقی دنوں میں اپنے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لیے کوئی ایسا نیک عمل کریں جو آپ کے اور اللہ تعالیٰ کے بیچ میں راز ہو۔

رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ يَتِيمًا فِي الْجَنَّةِ

اے میرے رب، میرے لیے اپنے قریب جنت میں ایک گھر بنا دے۔

(قرآن شریف: 66:11)

اپنے دل کو پاک کریں

ہمارے دور کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اللہ کی طرف لوٹیں اور اپنے نفس کا تزکیہ کریں۔ دنیا کے زیادہ تر مسائل کی جڑ بیمار دل ہے۔ وہ دل جو اللہ کو نہیں جانتے۔ وہ دل جو تکبر، لالچ اور خود غرضی سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ دل جو گناہوں کے باعث خراب ہو چکے ہیں اور ایمان اور عبادت کی مٹھاس محسوس نہیں کرتے۔ وہ دل جو غرور، حسد اور نفرت سے ٹوٹ چکے ہیں۔ اور یہ سب کچھ امت کے ٹوٹنے اور کمزور ہونے کا سبب بن رہا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: ”صبر کے مہینے کے روزے (رمضان المبارک) اور ہر مہینے کے تین روزے، دل کے برے اوصاف (وخر) کو دور کر دیتے ہیں“ (احمد)۔ وخر میں نفرت، غصہ، منافقت، سخت دلی اور شیطان کے وسوسے شامل ہیں۔

روح کو پاک کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم ہمیشہ یاد رکھیں اور سوچیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب ہم روزہ رکھتے ہیں، تو اللہ کا استحضار (تقویٰ) ہمارے دل میں بڑھتا ہے۔ ہم زیادہ محتاط ہو جاتے ہیں کہ ہمارے دل میں کون سے خیالات اور جذبات آرہے ہیں۔ یہ ہمیں اپنے منفی خیالات اور اعمال کو پاک کرنے میں مدد دیتا ہے۔

اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَذْتُ خَيْرٍ مِّنْ زَكَّاهَا،

أَذْتُ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا

اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اسے پاک کر دے، بے شک تو ہی اسے بہتر طریقے سے پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی اس کا ولی اور مالک ہے۔

(مسلم)

توبہ کریں اور معافی مانگیں

رمضان ایسا مہینہ ہے جس میں ہمیں اپنی زندگی بدلنی چاہیے اور اللہ کی طرف سچی توبہ کے ساتھ رجوع کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے ماضی کے گناہوں پر غور کرنا چاہیے اور ان پر شرمندگی اور افسوس محسوس کرنا چاہیے۔ ہمیں اللہ کی عبادت میں کوتاہی پر شرمندگی محسوس کرنی چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ ہمارے ساتھ کتنا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، جبکہ ہم انہی نعمتوں کا غلط استعمال کر کے اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ ان بابرکت دنوں میں ہمیں مسلسل اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔

اپنی توبہ کو خالص بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم:

۱. گناہ کرنا چھوڑ دیں
۲. گناہ پر گہری ندامت اور افسوس محسوس کریں
۳. مضبوط ارادہ کریں کہ دوبارہ اس گناہ کی طرف نہیں جائیں گے (مثال کے طور پر، اگر رمضان میں حرام چیزوں کو دیکھنا چھوڑ دیا لیکن دل میں رمضان کے بعد دوبارہ اس گناہ کی طرف لوٹنے کا ارادہ ہے، تو یہ سچی توبہ نہیں ہوگی)
۴. اگر کسی انسان کے ساتھ زیادتی کی ہو، تو اس سے معافی مانگیں یا اس کے لیے دعا کریں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں

(قرآن شریف 21:87)

جہنم

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ ہر دن اور رات رمضان میں کچھ بندے کو (جہنم سے) آزاد کرتا ہے، اور ان میں سے ہر بندے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(احمد)



جہنم دنیا کی آگ سے انہتر گنا زیادہ گرم ہوگی۔ تصور کریں! کہ آپ کا پورا جسم ایسی گرم آگ میں جل رہا ہو! جب کبھی بھی کافروں کی کھال جل جائے گی تو اللہ ان کی کھال کو نئی کھال سے تبدیل کر دے گا، تاکہ وہ بار بار عذاب کو محسوس کریں۔

جہنم اندھیری، خوفناک اور دکھوں بھری ہوگی۔ بچھو اور سانپوں سے بھری ہوگی۔ وہاں کے لوگ مسلسل چیخو پکار اور مدد کے لیے فریاد کر رہے ہوں گے۔ جہنم کا کھانا کڑوا، بدبودار اور گلے میں پھنسنے والا ہوگا؛ ہر پلے کانٹے دار پودے جو جہنمیوں کی بھوک مٹانے کی بجائے ان کو اندر سے جلادے گا۔ انہیں پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی، زخموں سے رسنے والی پیپ اور خون ملے گا۔

جہنم سب سے بدترین قید خانہ ہے جس کا آپ تصور کر سکتے ہیں۔ وہاں لوگوں کے گلے اور پیروں میں زنجیریں ہوں گی، اور وہ ”کھولتے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔“ (قرآن شریف 72-71:40)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا

اے ہمارے رب، ہم سے جہنم کے عذاب کو دور فرما دے۔ بے شک اس کا عذاب بہت سخت ہے۔

(قرآن شریف 25:65)

جنت

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

اس میں (رمضان میں) جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔
(نسائی)

جنت کی مٹی مشک اور زعفران کی ہوگی۔ چٹانیں موتیوں اور جواہرات کی ہوں گی۔ عمارتیں اور درختوں کے تنے، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ پھل مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔ دودھ، خالص شہد اور عمدہ شراب کی نہریں بہتی ہوں گی۔ لذیذ کھانے، میٹھے، گوشت اور پھلوں کی بے شمار دعوتیں ہوں گی۔

پینے کے لیے سونے اور چاندی کے پیالے ہوں گے۔ نہ کوئی نفرت ہوگی۔ نہ کوئی دباؤ۔ نہ تھکن۔ نہ کوئی چغلی۔ نہ کوئی برائی۔ اپنے پیاروں سے ملاقات ہوگی۔ نبی ﷺ سے ملاقات ہوگی۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا!

”اور اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو متقیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔“ (قرآن شریف 21:87)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفِرْدَوْسَ أَعْلَى الْجَنَّةِ

اے اللہ! میں تجھ سے جنت الفردوس، جنت کا سب سے اعلیٰ مقام مانگتا ہوں۔

(بخاری)

رمضان کو کیسے الوداع کریں؟

- 1 اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو رمضان کا تحفہ دیا اور نیک اعمال کرنے کی توفیق دی۔
- 2 اس بات کا خوف رکھیں کہ شاید آپ کے اعمال قبول نہ کیے جائیں۔
- 3 اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے نیک اعمال قبول کرے۔
- 4 اپنی تمام کوتاہیوں اور گناہوں کی معافی مانگیں۔
- 5 اپنی نیکیوں کے بارے میں عجب (خود پسندی) سے بچیں۔
- 6 پختہ نیت کریں کہ ان شاء اللہ رمضان المبارک کے بعد بھی آپ نیک اعمال جاری رکھیں گے۔

ہمیں رمضان کے اختتام پر صدقۃ الفطر دینا چاہیے۔ یہ صدقہ (خیرات) ان گناہوں اور غلطیوں کے کفارہ کا ذریعہ ہوتا ہے جو اس مہینے میں ہم سے سرزد ہو گئے ہوں۔ اب جب کہ ہم اس بابرکت مہینے کے اختتام پر پہنچ چکے ہیں تو آئیں اللہ کی عبادت جاری رکھنے اور گناہوں سے دور رہنے کا مضبوط ارادہ و نیت کریں۔ کثرت سے تکبیرات پڑھیں اور عید کی بابرکت رات میں کم از کم دو رکعت قیام اللیل ضرور ادا کریں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَثُبَّ عَلَيْنَا ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرمالمے۔ بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔ اور ہماری توبہ قبول فرمالمے۔
بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ (قرآن شریف 2:127)



عید مبارک

تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ

اللہ ہم سے اور آپ سے (عبادتیں) قبول فرمائے

اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ
أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَاللَّهُ الْحَمْدُ *

اللہ تعالیٰ پوری امتِ مسلمہ کو عید کی خوشیاں عطا فرمائے اور امت کی عزت اور
شان کو واپس لوٹا دے۔ اللہ آپ کے لیے اس عید کو مبارک و بابرکت بنا دے!

نوٹ: عید کی رات سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر عید کی نماز شروع ہونے
تک تکبیرات عید کو بار بار پڑھتے رہیں۔

مفت اشاعتیں



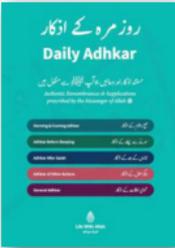
نماز کی لذت حاصل کریں

- نماز میں خشوع، دل کی حاضری اور روحانی سکون پیدا کریں
- نماز کو بوجھ کے بجائے لذت اور اللہ کی قربت کا ذریعہ بنائیں



ذوالحجہ: سال کے بہترین ایام

- ان مبارک دنوں کی فضیلت
- یومِ عرفہ کی عظمت
- قربانی کی حکمتیں
- ایامِ تشریق کی عظمت اور اہمیت



روزمرہ کے اذکار

- صبح و شام کے اذکار
- رقیہ اور حفاظت کے اذکار
- دیگر اعمال کے اذکار



ڈاؤن لوڈ یا آرڈر کرنے کے لیے: lifewithallah.com

مفت ڈاؤن لوڈ کریں

Search: Dhikr & Dua



Life With Allah
الحياة مع الله